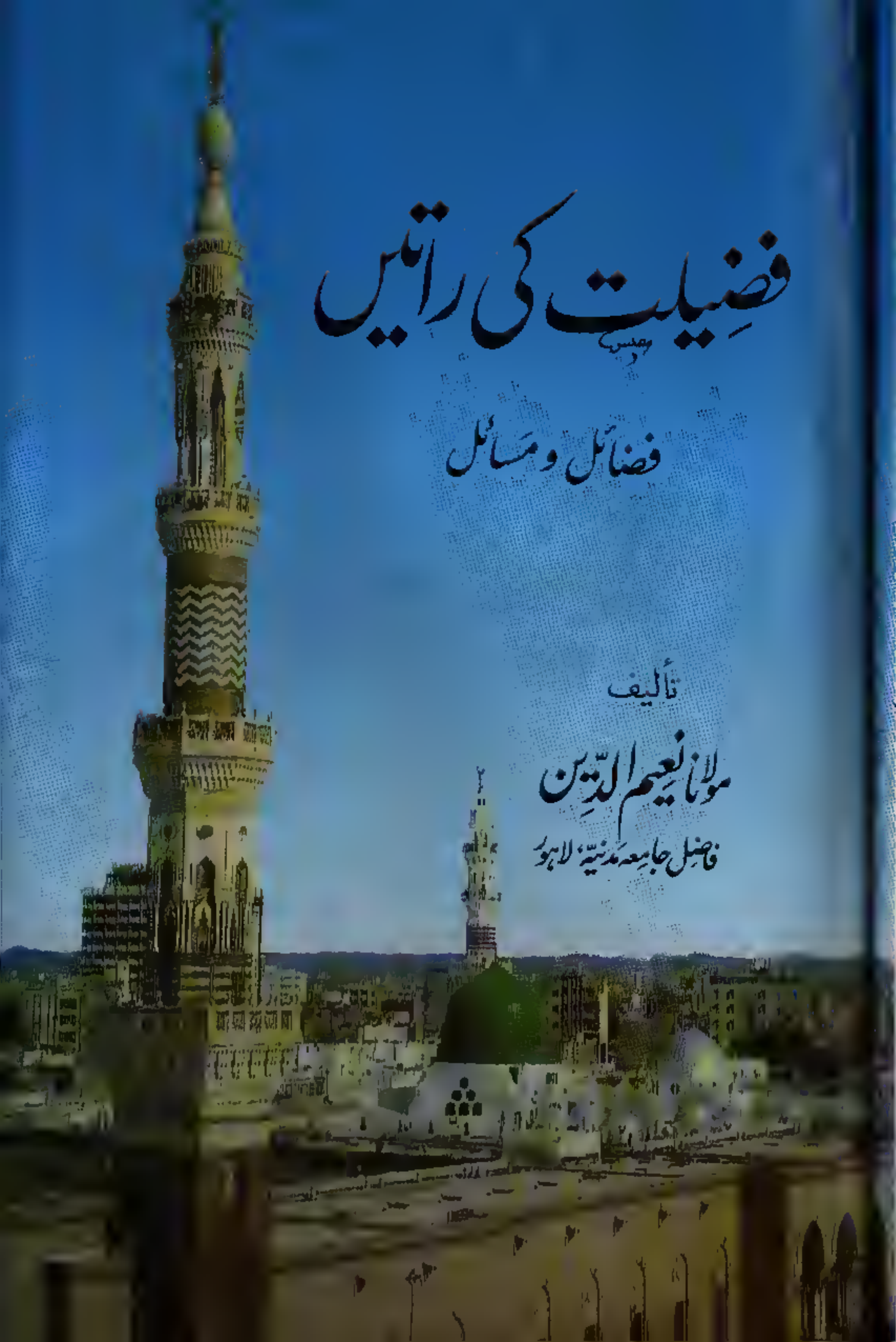

فضیلت کی راتیں

فضائل و مسائل

تألیف

مولانا نعیم الدین

فاضل جامعہ مدنیہ لاہور

شبِ برا ءت

ماہِ شعبان المعظم میں ایک رات آتی ہے جو بڑی فضیلت و بزرگی والی رات ہے جلیل القدر تابعی حضرت عطا ابن یسار رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۳ھ) فرماتے ہیں۔

(۲۰) "مَا مِنْ لَيْلَةٍ بَعْدَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ نِصْفِ شَعْبَانَ" [۱]

لیلۃ القدر کے بعد شعبان کی پندرھویں شب سے زیادہ کوئی رات افضل نہیں۔

اس رات کے کئی نام ہیں۔

(۱) ليلة المباركه : برکتوں والی رات۔

(۲) ليلة الرحمة : اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاصہ کے نزول کی رات۔

(۳) ليلة الصَّك : دستاویز والی رات۔

(۴) ليلة البراءة : دوزخ سے چھٹکارا ملنے اور بری ہونے کی رات۔

---

[۱] لطائف المعارف لابن رجب الحنبلی ص ۱۴۵

عرفِ عام میں اسے شبِ برارت کہتے ہیں ۔ شب کے معنیٰ فارسی میں رات کے ہیں اور برارت عربی کا لفظ ہے جس کے معنیٰ بری ہونے اور نجات پانے کے ہیں، چونکہ اس رات رحمتِ خداوندی کے طفیل لاتعداد انسان دوزخ سے نجات پاتے ہیں اس لیے اس رات کو "شبِ برارت" کہتے ہیں، یہ شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس شب کی بڑی فضیلت اور خصوصیات ذکر کی گئی ہیں، پہلے ہم تفصیل سے وہ احادیث ذکر کرتے ہیں اس کے بعد جو احکام و مسائل ان احادیث سے مستنبط ہوتے ہیں وہ ذکر کیے جائیں گے، آج کل چونکہ شبِ برارت کی فضیلت میں وارد ہونے والی احادیث کے متعلق یہ گمراہ کن پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ "یہ احادیث سب کی سب یا تو موضوع و من گھڑت ہیں یا شدید قسم کی ضعیف ہیں"۔ اس لیے ہم ان احادیث کی سندی حیثیت بھی تفصیل کے ساتھ حاشیہ میں ذکر کریں گے تاکہ اس گمراہ کن پروپیگنڈہ کی اچھی طرح سے قلعی کھل جائے اور ان لوگوں کو سادہ لوح عوام کے گمراہ کرنے کا موقع نہ ملے، لیجیے، پہلے وہ احادیث ملاحظہ فرمائیے۔

اس شب میں کیا ہوتا ہے؟

(۲۱) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْنَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے اس رات یعنی شعبان کی پندرھویں شب میں کیا ہوتا

شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ فِيهَا اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدِ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيهَا اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيهَا تُنْزَلُ اَرْزَاقُهُمْ [1]

(الحدیث)

ہے، انہوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس شب میں یہ ہوتا ہے کہ اس سال میں جتنے بھی پیدا ہونے والے ہیں وہ سب لکھ دیئے جاتے ہیں اور جتنے اس سال مرنے والے ہیں وہ سب بھی اس رات میں لکھ دیے جاتے ہیں اور اس رات میں سب بندوں کے اعمال (سارے سال کے) اٹھائے جاتے ہیں اور اسی رات میں لوگوں کی مقررہ روزی اترتی ہے۔

(۲۴) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ

حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو خدا

---

[1] مشکوٰۃ، ص ۱۱۵

النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ دُفِعَ إِلَىٰ مَلَكَ الْمَوْتِ صَحِيفَةٌ فَيُقَالُ اقْبِضْ مَنْ فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَغْرِسُ الْغِرَاسَ وَيَنْكِحُ الْأَزْوَاجَ وَيَبْنِي الْبُنْيَانَ وَإِنَّ اسْمَهُ قَدْ نُسِخَ فِي الْمَوْتَىٰ" ؎

کی طرف سے ایک فہرست ملک الموت کو دی جاتی ہے اور حکم دیا جاتا ہے کہ جن جن لوگوں کا نام اس فہرست میں درج ہے اُن کی روحوں کو قبض کرنا، کوئی بندہ تو باغوں کے درخت لگا رہا ہوتا ہے کوئی شادی کرتا ہوتا ہے کوئی تعمیر میں مصروف ہوتا ہے حالانکہ اس کا نام مُردوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہوتا ہے

(۱۲) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ الْآجَالُ مِنْ شَعْبَانَ إِلَىٰ شَعْبَانَ

حضرت عثمان بن محمدؒ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ (ساکنانِ ارض کی) عمریں ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک طے کی جاتی ہیں یہاں تک کہ انسان شادی بیاہ کرتا ہے اس

؎ لطائف المعارف، ص: ۱۴۸، ماثبت بالسنۃ عربی اردو ص: ۳۵۳ طبع دارالاشاعت کراچی، مصنف عبدالرزاق، ج ۴، ص ۳۱۷

حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيَنْكِحُ وَ يُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ خَرَجَ اسْمُهٗ فِى الْمَوْتٰى " [۱]

کے بچے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ اس کا نام مردوں کی فہرست میں داخل ہو چکا ہوتا ہے۔

(۲۴) عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يُوْحِى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ بِقَبْضِ كُلِّ نَفْسٍ يُرِيْدُ قَبْضَهَا فِىْ تِلْكَ السَّنَةِ " [۲]

حضرت راشد بن سعدؒ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرھویں شب کو اللہ تعالیٰ ان تمام روحوں کو قبض کرنے کی تفصیل ملک الموت کو بتا دیتے ہیں جو اس سال میں قبض کی جائیں گی۔

شب برات میں اللہ تعالیٰ آسمانِ دُنیا پر نزول فرماتے ہیں اور چند افراد کے سوا سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں

(۲۵) عَنْ اَبِىْ بَكْرَةٍ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

[۱] جامع البیان فی تفسیر القرآن للطبری ج ۲۵، ص ۶۵، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ج ۱۶ ص ۱۲۶، تفسیر القرآن العظیم لابن الکثیر ج ۴، ص ۱۳۷، وقال حدیث مرسل۔ شعب الایمان ج ۳، ص ۳۸۶

[۲] اخرجہ الدینوری فی المجالسۃ روح المعانی ج ۲۵، ص ۱۱۳

الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ	عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ
قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ	آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ
اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا	نصف شعبان کی شب آسمانِ
لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ	دُنیا کی طرف نزولِ اجلال فرماتے
شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ	ہیں اور اس شب ہر کسی کی
شَيْءٍ اِلَّا رَجُلٍ	مغفرت کر دی جاتی ہے سوائے
مُشْرِكٍ اَوْ رَجُلٍ فِيْ	مشرک کے یا ایسے شخص کے
قَلْبِهٖ شَحْنَآءُ" [1]	جس کے دل میں بغض ہو۔
(٢٦) عَنْ عَائِشَةَ	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ	فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے
وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ	پاس نہ پایا تو میں آپ کی
فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ	جستجو میں نکلی، کیا دیکھتی ہوں
فَقَالَ اَكُنْتِ	کہ آپ جنت البقیع میں تشریف
تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ	فرما ہیں۔ آپ نے فرمایا

---

[1] شعب الایمان للبیہقی ج ٣، ص ٣٨٠، شرح السنۃ للبغوی ج ٤ ص ١٢٦ ـ قال الہیثمی رواہ البزار وفیہ عبد الملک بن عبد الملک ذکرہ ابن ابی حاتم فی الجرح والتعدیل ولم یضعفہ وبقیۃ رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ج ٨، ص ٦٥ قال المنذری فی ترغیبہ روی البزار والبیہقی من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ بنحوہ باسناد لاباس بہ، الترغیب والترہیب ج ٣ ص ٤٥٩ ـ قال الالبانی لاباس باسنادہ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ج ٣، ص ١٣٧ ـ

اللّٰہُ عَلَیْكِ وَرَسُوْلُہٗ	(اے عائشہؓ) کیا تمہیں یہ
قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ	اندیشہ ہے کہ خدا اور رسول
ظَنَنْتُ اَنَّكَ	تم پر زیادتی کر سکتے ہیں ؟
اَتَیْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ	میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ
فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ	صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ خیال
تَبَارَكَ وَتَعَالٰی	ہوا کہ شاید آپ کسی دوسری اہلیہ
یَنْزِلُ لَیْلَةَ	کے پاس تشریف لے گئے ہیں؛
النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ	آپ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تبارک
اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا	وتعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب
فَیَغْفِرُ لِاَكْثَرَ	آسمانِ دنیا کی طرف نزولِ اجلال
مِنْ عَدَدِ	فرماتے ہیں اور بنو کلب کی
شَعْرِ غَنَمِ	بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں
كَلْبٍ" [1]	کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

---

[1] رواہ الترمذی وقال حدیث عائشۃ لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ من حدیث الحجاج وسمعت محمدًا یضعف ھذا الحدیث وقال یحیی بن ابی کثیر لم یسمع من عروۃ وقال محمد والحجاج لم یسمع من یحییٰ بن کثیر، ترمذی، ج ۱، ص ۱۵۶، ابن ماجہ ص ۱۰۰، مسند احمد ج ۶، ص ۲۳۸، شعب الایمان للبیہقی ج ۳ ص ۳۷۹، فضائل الاوقات ص ۱۳۰، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۲، ص ۳۳۷، شرح السنۃ للبغوی ج ۴ ص ۱۲۶، منتخب مسند عبد بن حمید ص ۴۳۷، مشکوٰۃ ص ۱۱۴، قال الالبانی وجملۃ القول ان الحدیث بمجموع ھذہ الطرق صحیح بلا ریب والصحۃ تثبت

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

شبِ براءت میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظرِ رحمت فرماتے ہیں جس کی برکت سے سوائے چند افراد کے سب کی مغفرت ہو جاتی ہے

(۲۷) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ[1]

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات نظرِ رحمت فرما کر تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ سوائے مُشرک اور کینہ ور کے،

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) با قل منها عددًا ما دامت سالمة من الضعف الشديد كما هو الشان فى هذا الحديث الخ سلسلة الاحاديث الصحيحة - ج ۳، ص ۱۳۸ البانی کہتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ حدیث ان تمام طُرُقْ کے سبب بلاشک وشبہہ صحیح ہے اور صحتِ حدیث تو ان طُرُقْ سے بھی کم سے ثابت ہو جاتی ہے جب تک کہ وہ ضعفِ شدید سے سلامت رہے جیسا کہ اس حدیث کا معاملہ ہے (کہ اس کا ضعف شدید نہیں ہے، لہٰذا یہ تعدد طُرُقْ کی وجہ سے صحیح ہے)

[1] ابن ماجہ ص ۱۰۱، شعب الایمان للبیہقی ج ۳، ص ۳۸۲، فضائل الاوقات للبیہقی ص ۱۳۲، مشکوٰۃ ص ۱۱۵، قال الالبانی فی تحقیقہ للمشکوٰۃ باسناد ضعیف، فیہ ابن لهيعة وهو

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۴۸) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلٰى خَلْقِهِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ"۔ ؎۱	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب اپنی مخلوق کی طرف نظرِ رحمت فرما کر تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ ور کے،

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) ضعیف وقد اضطرب فی اسنادہ وفیہ انقطاع ایضًا لما نصّ علیہ المنذری لکن الحدیث قوی عندی لشواھدہ و قد ذکرتھا فی تعلیقی علی رسالۃ الاخ محمد نسیب الرفاعی فی ھٰذہ اللیلۃ، مشکوٰۃ محقق، ج ۱، ص ۴۰۹۔

؎۱ رواہ البیہقی فی فضائل الاوقات ص ۱۱۹، وقال محققہ عدنان عبد الرحمٰن اسنادہ حسن، ورواہ البیہقی فی شعب الایمان ج ۳، ص ۳۸۲ وقال وقد روینا ھٰذا من اوجہٍ وفی ذالک دلالۃ علی ان للحدیث اصلاً من حدیث مکحول، ورواہ ابن حبان فی صحیحہ (ج ۱۲، ص ۴۸۱) وقال محققہ شعیب الارنؤوط حدیث صحیح بشواھدہٖ رجالہ ثقات الا ان فیہ انقطاعا مکحول لم یلق مالک بن یخامر ورواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر ج ۲۰، ص ۹۱، وقال محققہ حمدی عبدالمجید السلفی قال شیخنا فی تعلیقہ

(۲۹) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ	حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ
الْخُشَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ	عنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	سے روایت کرتے ہیں کہ
قَالَ " اِذَا کَانَ	آپ نے فرمایا جب شعبان
لَیْلَۃُ النِّصْفِ	کی پندرھویں شب ہوتی ہے
مِنْ شَعْبَانَ اِطَّلَعَ	تو خداوند عالم اپنی مخلوق پر
اللّٰہُ اِلٰی خَلْقِہٖ	نظر رحمت ڈال کر مسلمانوں
فَیَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ	کی مغفرت فرما دیتے ہیں،
وَ یُمْلِیْ لِلْکَافِرِیْنَ	کافروں کو مہلت دیتے ہیں
وَ یَدَعُ اَھْلَ	اور کینہ وروں کو اُن کے کینہ
الْحِقْدِ بِحِقْدِھِمْ	کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں
حَتّٰی یَدَعُوْہُ [1]	تاوقتیکہ وہ کینہ وری چھوڑ دیں

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) علی رسالۃ لیلۃ النصف من شعبان ص ۲، وھو حدیث صحیح لشواھدہ الکثیرۃ .... فھذہ الطرق الکثیرۃ لا یشک من وقف علیھا ن الحدیث صحیح لا سیما و بعض طرقہ حسن لذاتہ، کحدیث معاذ و ابی بکر رضی اللہ عنھما الخ قال الھیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط و رجالھما ثقات، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۶۵

[1] رواہ البیہقی فی فضائل الاوقات، ص ۱۲۱، وفی شعب الایمان ج ۳، ص ۳۸۱، وقال وھو ایضا بین مکحول وابی ثعلبۃ مرسل جید، ورواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر (ج ۲۲، ص ۱۸۴) وقال محققہ قال شیخنا فی ظلال الجنۃ (۱/۲۲۴)

⑳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَطَّلِعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى خَلْقِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهٖ اِلَّا لِاثْنَيْنِ مُشَاحِنٍ وَّ قَاتِلِ نَفْسٍ" ۔ ؎	حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرھویں شب اللہ عزّ و جلّ اپنی مخلوق کی طرف نظرِ رحمت فرماتے ہوئے سوائے دو شخصوں کے باقی سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں (۱) کینہ ور (۲) کسی کو ناحق قتل کرنیوالا ۔

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) حديث صحيح ورجاله ثقات غير الاحوص بن حكيم فانه ضعيف الحفظ كما فى التقريب فلعله يستشهد به فيتقوى بحديث معاذ وتقدم (۲۰/ ۲۱۵) وبشواهده المتقدمة وغيرها مما سبقت الاشارة اليه قلت ذكر تلك الشواهد شيخنا فى سلسلة الاحاديث الصحيحة (رقم ۱۱۴۴)

؎ مسند احمد ج ۲، ص ۱۷۶ وذكره الهيثمى وقال فيه ابن لهيعة وهو لين وبقية رجاله وثقوا، مجمع الزوائد ج ۸، ص ۶۵ وذكره المنذرى فى ترغيبه (ج ۳، ص ۴۶۰) وقال رواه احمد باسناد لين، قال الالبانى "وهذا اسناد لا بأس به فى المتابعات والشواهد، قال الهيثمى وابن لهيعة لين الحديث وبقية رجاله وثقوا وقال الحافظ المنذرى واسناده لين، ولكن تابعه رشدين بن سعد بن حيى به اخرجه ابن حيوة فى حديثه فالحديث حسن" ، سلسلة الاحاديث الصحيحة ج ۳، ص ۱۳۶ ۔

(۳۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اِذَا کَانَ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِعِبَادِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ" ؎۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ سوائے مشرک اور کینہ ور کے باقی سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

(۳۲) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "یَطَّلِعُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی عَلٰی خَلْقِہٖ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ کُلَّھُمْ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ" ؎۲

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرھویں شب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی مخلوق پر نظر رحمت فرماتے ہوئے سوائے مُشرک اور کینہ ور کے باقی سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

؎۱ رواہ البزار، قال الهیثمی فیه هشام بن عبد الرحمٰن ولم اعرفه و بقیة رجاله ثقات مجمع الزوائد ج ۸، ص ۶۵۔

؎۲ رواہ البزار و قال الهیثمی فیه عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم و ثقه احمد بن صالح وضعفه جمهور الائمة، وابن لهیعة لین، وبقیة رجاله ثقات، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۶۵۔

(۴۳) عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِاَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا الْمُشْرِكَ وَالْمُشَاحِنَ" ؎

حضرت کثیر بن مرۃ رحمہ اللہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ (آپ نے فرمایا) شعبان کی پندرہویں شب اللہ عزوجل، تمام اہل زمین کی مغفرت فرما دیتے ہیں سوائے مُشرک اور کینہ ورکے۔

شب برات میں ایک منادی کی ندا

(۴۴) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ نَادٰى مُنَادٍ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ؟

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک پکارنے والا پکارتا ہے

؎ رواہ البیہقی فی شعب الایمان (ج ۳، ص ۳۸۱) وقال ھٰذا مرسل جید، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۰، ص ۴۳۸، مصنف عبدالرزاق ج ۴، ص ۳۱٦۔

هَــلْ مِنْ سَآئِلٍ فَـاُعْطِيَـهٗ ؟ فَلَا يَسْـأَلُ أَحَـدٌ شَـيْئًا إِلَّا أُعْطِيَ إِلَّا زَانِيَـةٌ بِفَرْجِهَا أَوْ مُشْـرِكٌ ».[1]	کہ کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اُس کو عطا کروں اس وقت خدا سے جو مانگتا ہے اس کو ملتا ہے سوائے بدکار عورت اور مُشرک کے۔

شبِ برات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے اور شب بیداری کی

(۳۵) قالت عائشة دخـل عليَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضع عنـه ثوبيه ثـم لـم يستتمَّ ان قام فلبسهما فاخذتني غيرة	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اپنے کپڑے اتارے تھوڑی دیر گزرنے نہ پائی تھی کہ آپ نے ان کو پھر پہن لیا مجھ کو یہ خیال آیا کہ آپ اپنی ازواجِ مطہرات میں سے کسی

---

[1] رواہ البیہقی فی فضائل الاوقات (ص ۱۲۵) وقال محققہ عدنان عبدالرحمٰن حسن، ورواہ البیہقی فی شعب الایمان، ج ۳، ص ۳۸۳۔

شديدةٌ فظننتُ
انه ياتي بعض
صويحباتي فخرجت
اتبعه فادركته
بالبقيع، بقيع الغرقد
يستغفر للمؤمنين
والمؤمنات والشهداء
فقلت بابي وامي
انتَ في حاجة ربكَ
وانا في حاجة
الدنيا فانصرفتُ
فدخلتُ حجرتي
ولي نفس عالٍ و
لحقني رسول الله
صلى الله عليه وسلم
فقال "ماهذا النفس
يا عائشة؟" فقالت
بابي وامي اتيتني
فوضعتَ عنك ثوبيك
ثم لم تستتم ان
قمتَ فلبستهما فاخذتني

اور کے پاس جا رہے ہیں
اس لیے مجھے بہت غیرت
آئی، میں آپ کے پیچھے
پیچھے ہو لی، جا کر دیکھا تو آپ
جنت البقیع میں مسلمان مردوں
اور عورتوں کے لیے استغفار
کر رہے ہیں میں نے دل میں
کہا کہ آپ پر میرے ماں باپ
قربان جائیں آپ خدا کے کام
میں مصروف ہیں اور میں
دُنیا کے کام میں، میں وہاں
سے واپس اپنے حجرے میں چلی
آئی (اس آنے جانے میں)
میرا سانس پھول گیا، اتنے میں
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
تشریف لے آئے اور دریافت
فرمایا یہ سانس کیوں پھول رہا
ہے میں نے عرض کیا آپ پر
میرے ماں باپ قربان ہوں
آپ میرے پاس تشریف لائے
اور آپ نے جلدی سے دوبارہ

غـــيرة شـديدة	کپڑے پہن لیے، مجھ کو یہ خیال
ظننت انك تاتی	کر کے سخت رشک ہوا کہ آپ
بعض صو يحباتی	ازواجِ مطہرات میں کسی اور کے
حتیٰ رأيتك بالبقيع	پاس تشریف لے گئے ہیں
تصنع ما تصنع	نوبت یہاں تک پہنچی کہ میں
قال " يا عائشة	نے آپ کو خود بقیع غرقد میں
اكنتِ تخافين	جا دیکھا کہ آپ کیا کر رہے ہیں
ان يحيف الله	آپ نے فرمایا، عائشہ کیا تمہارا
عليكِ ورسوله	یہ خیال تھا کہ خدا اور خدا کا
بل اتانی جبريل	رسول تمہارا حق ماریں گے ؟
عليه السّلام	(اصل بات یہ ہے کہ) جبریل
فقال هذه الليلة	علیہ السلام میرے پاس تشریف
ليلة النصف	لائے اور فرمایا کہ یہ رات شعبان
من شعبان	کی پندرہویں رات ہے اور
و لله فيها عتقاء	خداوند عالم اس رات میں
من النّار بعدد	بہت سے لوگوں کو دوزخ سے
شعور غنم كلب	آزاد کرتا ہے جو کہ قبیلۂ کلب
لا ينظر الله فيها	کی بکریوں کے بالوں سے بھی
الیٰ مشرك ولا الی	زیادہ ہوتے ہیں، مگر اس میں
مشاحن ولا الیٰ	خدا تعالیٰ مشرکین، کینہ ور، رشتے
قاطع رحمٍ ولا الی	ناطے توڑنے والے، ازار ٹخنوں

مسبل ولا الی عاق
لوالدیه ولا الی
مدمن خمر، قال
ثم وضع عنه ثوبیه
فقال لی "یا عائشة
تَأْذَنِيْنَ لی فی قیام
هذه اللیلة" فقلت
نعم بابی وامی
فقام فسجد لیلاً
طویلاً حتی ظننت
انه قبض فقمت
اُلْتَمِسْتُهٗ ووضعت
یدی علی
باطن قدمیه فتحرك
ففرحت وسمعته
یقول فی سجوده
"اعوذ بعفوك
من عقابك واعوذ
برضاك من سخطك
واعوذ بك منك جل
وجهك لا احصی ثناءً

سے نیچے رکھنے والے،
ماں باپ کے نافرمان
اور شراب کے عادی لوگوں
کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتے،
اس کے بعد آپ نے فرمایا اے
عائشہ کیا تم مجھ کو اجازت دیتی
ہو کہ آج رات قیام کروں مَیں
نے کہا کہ بیشک آپ پر میرے
ماں باپ قربان ہوں، آپ نے
قیام کے بعد ایک طویل سجدہ
کیا یہاں تک کہ مجھ کو خیال ہُوا
کہ آپ کی وفات ہو گئی ۔
مَیں نے چھونے کا ارادہ کیا
اور آپ کے تلووں پر اپنا ہاتھ
رکھا تو کچھ حرکت معلوم ہوئی،
مَیں نے آپ کو سجدہ میں یہ دُعا
مانگتے سُنا " أَعُوْذُ بِعَفْوِكَ
مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوْذُ بِرِضَاكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ
جَلَّ وَجْهُكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً
عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى

عليك انت كما اثنيت على نفسك" فلما اصبح ذكرتهن له فقال يا عائشة تعلمتهن؟ فقلت نعم فقال تعلميهن وعلميهن فان جبريل عليه السلام علمنيهن وامرني ان اردّدهن في السجود[1]

نَفْسِكَ" صبح کو میں نے آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ تم اس دعا کو یاد کر لوگی؟ میں نے عرض کیا کہ ضرور، آپ نے فرمایا کہ سیکھ لو مجھ کو یہ کلمات جبریل علیہ السّلام نے سکھائے ہیں اور کہا ہے کہ سجدہ میں ان کو بار بار پڑھا کرو۔

(٣٦) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ قَدْ قُبِضَ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذَالِكَ قُمْتُ حَتّٰى حَرَّكْتُ اِبْهَامَهٗ

حضرت علاء بن حارث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھے اور نماز پڑھنے لگے اور اتنے لمبے سجدے کیے کہ مجھے یہ خیال ہوا کہ آپ کی وفات ہو گئی ہے۔ میں نے جب یہ معاملہ دیکھا تو میں اُٹھی اور

---

[1] رواه البيهقي في شعب الايمان (ج ٣، ص ٣٨٣) وقال وهذا اسناد ضعيف وروي من وجه آخر۔

فَتَحَرَّكَ فَرَجَعْتُ فَلَمَّا رَفَعَ اِلَىَّ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَوْ يَا حُمَيْرَاءُ اَظَنَنْتِ اَنَّ النَّبِيَّ قَدْ خَاسَ بِكِ، قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّنِيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ قُبِضْتَ لِطُوْلِ سُجُوْدِكَ فَقَالَ اَتَدْرِيْنَ اَىَّ لَيْلَةٍ هٰذِهٖ؟ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهٖ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَطَّلِعُ عَلٰى عِبَادِهٖ فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

آپ کے پاؤں کے انگوٹھے کو حرکت دی، اس میں حرکت ہوئی، میں واپس لوٹ آئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے عائشہ یا فرمایا اے حمیراء، کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ (اللہ کا) نبی تمہاری حق تلفی کرے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخدا ایسی بات نہیں ہے، درحقیقت مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ کی وفات ہو گئی ہے کیونکہ آپ نے سجدے بہت لمبے کیے تھے۔ آپ نے فرمایا جانتی بھی ہو یہ کونسی رات ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی زیادہ جانتے ہیں فرمایا

فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَ يَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِيْنَ وَ يُؤَخِّرُ اَهْلَ الْحِقْدِ كَمَا هُوْ" لـه	یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے اللہ عزوجل اس رات اپنے بندوں پر نظرِ رحمت فرماتے ہیں بخشش چاہنے والوں کی مغفرت فرماتے ہیں طالبینِ رحم پہ رحم فرماتے ہیں اور کینہ وروں کو انکی حالت ہی پر چھوڑ دیتے ہیں۔

شب براءت میں شب بیداری اور صبح روزہ رکھنے کا حکم

(۴۷) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ	حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں شب آئے تو رات کو نماز پڑھو اور اگلے دن روزہ رکھو، کیونکہ غروب شمس سے لے کر صبح صادق کے طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر رہتے ہیں اور فرماتے

لـه والبیہقی فی شعب الایمان وقال ھذا مرسل جید ج ۳ ص ۳۸۲

اِلیٰ سَمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ	ہیں ”ہے کوئی مجھ سے بخشش
اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ لِّیْ	مانگنے والا کہ میں اسے بخش
فَاَغْفِرَ لَہٗ اَلَا	دوں ؟ ہے کوئی رزق طلب
مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَہٗ	کرنے والا کہ میں اسے رزق
اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَا	دے دوں ؟ ہے کوئی مصیبت
فِیَہٗ اَلَا کَذَا	زدہ کہ میں اسے مصیبت سے
اَلَا کَذَا حَتّٰی	نجات دوں ؟ ہے کوئی ایسا
یَطْلُعَ الْفَجْرُ“ [1]	ہے کوئی ویسا “

شب برات سے متعلق احکام و مسائل

نمبر ۱ : مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ شب برات ایک انتہائی فضیلت و بزرگی والی رات ہے اس رات کے متعلق دس جلیل القدر صحابۂ کرام سے روایات منقول ہیں جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

حضرت ابوبکر[1]، حضرت علی مرتضیٰ[2]، حضرت عائشہ[3] صدیقہ، حضرت معاذ[4] بن جبل، حضرت ابوہریرہ[5]، حضرت عوف[6] بن مالک، حضرت ابوموسیٰ[7] اشعری، حضرت عبداللہ[8] بن عمرو بن عاص، حضرت ابوثعلبہ[9] خشنی، حضرت عثمان[10] بن ابی العاص رضی اللہ عنہم، اُن کے علاوہ جلیل القدر تابعین سے بھی بہت سی روایات منقول ہیں۔ ہم نے یہ روایات نمبروار ذکر کر کے ان کے متعلق جو

---

[1] ابن ماجہ ص ۱۰۰، شعب الایمان للبیہقی ج ۳، ص ۳۷۸ فضائل الاوقات للبیہقی ص ۱۲۲ مشکوٰۃ ص ۱۱۵ کنزالعمال ج ۱۲ ص ۲۱۴ الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۴۲

قدر وجرح محدثین نے کی ہے وہ حاشیہ میں ذکر کر دی ہے، اس قدر کثیر روایات کی موجودگی میں بھی اگر کوئی اس شب کی فضیلت کا انکار کرتا ہے تو اس کا نصیب۔

؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اہل سُنّت والجماعت ہمیشہ سے اس شب کی فضیلت و بزرگی کا اعتقاد رکھتے چلے آتے ہیں، چنانچہ علامہ ابن الحاج مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۷ھ) شب برات کے متعلق اسلاف کا نظریہ لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"ولا شك انها	اور کوئی شک نہیں کہ یہ رات
ليلة مباركة عظيمة	بڑی بابرکت اور اللہ تعالےٰ
القدر عند الله	کے یہاں بڑی عظمت والی ہے
تعالىٰ .... وكان	اور (ہمارے) اسلاف رضی اللہ
السلف رضي الله عنهم	عنہم اس کی بڑی تعظیم کرتے
يعظمونها ويشمرون	تھے اور اس کے آنے سے
لها قبل اتيانها	پہلے ہی اس کے لیے تیاری
فما تأتيهم	کرتے تھے، جب یہ رات آتی
الا وهم متاهبون	تھی تو وہ اس کی ملاقات اور
للقائها والقيام بحرمتها	اس کی حُرمت و عظمت
على ما قد	بجا لانے کے لیے مستعد ہوتے
علم من	تھے، کیونکہ یہ بات معلوم ہو
احترامهم للشعائر	چکی ہے کہ وہ شعائر اللہ کا بہت
على ما تقدم	احترام کرتے تھے جیسا کہ اس کا
ذكره" [1]	ذکر گزر چکا۔

[1] مدخل ج ۱، ص ۲۹۲

یاد رہے کہ علامہ[۱] ابن الحاج رحمہ اللہ کا یہ بیان کوئی معمولی حیثیت نہیں رکھتا، آپ یہ بیان اس کتاب میں دے رہے ہیں جو آپ نے خاص کر بدعات کی تردید میں لکھی ہے اس میں آپ شبِ برأت کے متعلق اسلاف کا نظریہ اور طریقہ

---

۱ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) آپ کے حالات میں لکھتے ہیں۔

"آپ کا نام ونسب اس طرح ہے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد ابن الحاج العبدری، آپ فاس کے رہنے والے ہیں وہیں آپ نے حدیث کی سماعت کی پھر مصر چلے آئے اور حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے، آپ نے حافظ تقی الدین عبید الاسعردی سے مؤطا امام مالک کی سماعت کی اور آگے اسے نقل کیا۔ آپ نے شیخ ابو محمد بن ابی حمزۃ الزیات کی صحبت اختیار کی نتیجۃً ان کی برکات آپ میں لوٹ آئیں اور آپ مصر میں بزرگی اور مشیخت کے لحاظ سے مرجع خلائق بن گئے۔"

آپ کی کتاب "المدخل" کا تعارف کراتے ہوئے ابن حجر رقمطراز ہیں۔

"وجمع کتاباً سماہ المدخل	آپ نے ایک کتاب بھی لکھی جس کا نام المدخل رکھا۔
کثیر الفوائد، کشف فیه عن	کتاب بڑی فائدہ مند ہے اس میں آپ نے اُن برائیو
معایب وبدع یفعلها	اور بدعتوں کو کھول کھول کر بیان کیا ہے جن کا لو
ویتساهلون فیها واکثرها	ارتکاب کرتے ہیں اور جن میں لوگ مساہلت بر
مما ینکر وبعضها	ہیں، ان میں اکثر منکرات ہیں اور بعض میں
مما یحتمل"	ہونے کا احتمال ہے،

جمادی الاولیٰ ۷۳۷ھ میں اسّی سال عمر پاکر آپ کا (قاہرہ میں) انتقال ہوا، اخیر عمر میں آپ دیکھنے اور پھرنے سے معذور ہو گئے تھے۔

ہمارے شیخ شمس الدین محمد بن علی بن ضرغام بن سکر کو آپ سے اجازت حاصل تھی" (الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ ج ۴، ص ۲۳۷۔)

...ہے کہ ہمارے اسلاف اس رات کی تعظیم کرتے تھے اور اس کے آنے سے پہلے ہی اس کے لیے تیاری کرتے تھے۔

نمبر ۲۔ اس شب میں بڑے بڑے اُمور انجام پاتے ہیں، یعنی اس[1] سال جتنے پیدا ہونے والے ہیں اُن کے نام لکھ دیے جاتے ہیں۔ ایسے ہی جنہوں نے مرنا ہے اُن کے نام بھی لکھ دیے جاتے ہیں۔ اس[3] شب بندوں کے اعمال اُٹھائے جاتے ہیں۔ یعنی بارگاہِ خداوندی میں پیش کیے جاتے ہیں۔ اس[4] شب میں مخلوق کو جو اس سال رزق ملنا ہے وہ لکھ دیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ایک شبہہ کا دفعیہ

یہاں ایک شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ امور تو پہلے سے لوحِ محفوظ میں لکھے جا چکے ہیں پھر اس شب میں ان اُمور کے لکھے جانے کا کیا مطلب؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس شب مذکورہ کاموں کی فہرست لوحِ محفوظ سے علیحدہ کر کے ان فرشتوں کے سپرد کر دی جاتی ہے جن کے ذمہ یہ کام ہیں۔

ایک اعتراض اور اسکا جواب

کچھ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ شبِ براءت میں جن اُمور کی انجام دہی کا ذکر کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں اوّلاً تو اس لیے کہ یہ قرآن کی آیت فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ (اس رات میں ہر ایک کام جو حکمت پر مبنی ہے تصفیہ پاتا ہے) کے خلاف ہے اس لیے کہ اس سے مُراد مفسرین نے لیلۃ القدر لی ہے۔ ثانیاً اس لیے کہ صحیح احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ان امور کی انجام دہی لیلۃ القدر میں ہوتی ہے نہ کہ شبِ براءت میں اسی اعتراض کی بنا پر یہ لوگ شبِ براءت سے متعلق احادیث کا انکار کرتے ہیں۔ اس اعتراض کے مفسّرین و محدثین نے بہت سے جواب دیے ہیں۔ یہاں ہم چند ایک ذکر کرتے ہیں۔ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ متوفی ۱۰۱۴ھ

تحریر فرماتے ہیں۔

"ولا نزاع في ان ليلة النصف من شعبان يقع فيها فرق كما صرح به الحديث وانما النزاع في انها المرادة من الآية والصواب انها ليست مرادة منها، وحينئذ يستفاد من الحديث والآية وقوع ذالك الفرق في كلا من اللتين اعلاما بمزيد شرفهما ويحتمل ان يقع الفرق في ليلة النصف ما يصدر الى

اس میں تو کوئی نزاع نہیں کہ شعبان کی پندرھویں شب میں مذکورہ امور انجام پاتے ہیں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث (۲۱) سے صراحت ہو رہی ہے، البتہ اس میں نزاع ہے کہ آیۃ کریمہ (فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ) سے شب برارت مراد ہے یا نہیں، درست بات یہی ہے کہ اس آیت سے شب برارت مراد نہیں اس وقت آیت کریمہ اور حدیث مبارک سے یہ مستفاد ہوگا کہ ان امور کی انجام دہی دونوں راتوں ہی میں ہوتی ہے، ان دونوں راتوں کی مزید شرف و بزرگی بتلانے کے لیے یہ احتمال بھی ہے کہ پندرھویں شعبان میں ان امور کی انجام دہی کا

ليلة القدر ويحتمل ان يكون الفرق في احداهما اجمالاً وفي الأُخرىٰ تفصيلا او تخص احداهما بالامور الدنيوية والاخرىٰ بالامور الاخروية وغير ذالك من الاحتمالات العقلية"۔ ؎

فیصلہ ہوتا ہو جو لیلۃ القدر تک انجام پاتے ہیں۔ نیز یہ احتمال بھی ہے کہ ان امور کی انجام دہی — ایک شب میں اجمالاً ہوتی ہو، دوسری شب میں تفصیلاً، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں راتوں میں سے ایک کو اُمورِ دنیویہ کی انجام دہی کے ساتھ خاص کر دیا جائے اور دوسری کو اُمورِ اخرویہ کی انجام دہی کے لیے خاص کیا جائے اس کے علاوہ اور احتمالاتِ عقلیہ بھی نکل سکتے ہیں۔

علامہ قرطبی مالکی رحمہ اللہ (متوفیٰ ۶۷۱ھ) فرماتے ہیں

"وقيل يبدأ في استنساخ ذالك من اللوح المحفوظ في ليلة البراءة

ایک قول یہ ہے کہ ان اُمور کے لوحِ محفوظ سے نقل کرنے کا آغاز شبِ برارت سے ہوتا ہے اور

؎ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج ۳، ص ۱۹۵۔

"ويقع الفراغ في ليلة القدر" [1]
اختتام ليلۃ القدر میں ہوتا ہے۔

علامہ آلوسی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۷۰ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

(۳۸) "وروي عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما تقضى الاقضية ليلة النصف من شعبان وتسلم الى اربابها ليلة السابع والعشرين من شهر رمضان" [2]
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ تمام اُمور کے فیصلے تو شبِ براءت میں ہوتے ہیں اور جن فرشتوں نے ان اُمور کو انجام دینا ہے ان کے سپرد رمضان کی ستائیسویں شب (لیلۃ القدر) میں کیے جاتے ہیں۔

ان تصریحات کے بعد کسی قسم کا کوئی اعتراض باقی نہیں رہنا چاہیے، ہم چونکہ ظاہر بیں ہیں اس لیے ہمیں شک وشبہہ اور تردد پیش آتا رہتا ہے، لیکن بارگاہِ الٰہی کے مقرب صاحبِ کشف اہل اللہ اپنے نورِ باطن سے بہت کچھ دیکھ لیتے ہیں اس لیے اُنھیں کسی قسم کا شک وتردد نہیں رہتا۔ اس سلسلہ میں ہم حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا ایک کشف ذکر کرتے ہیں جس سے مذکورہ احادیث کی صداقت کا اظہار ہوتا ہے۔

---

[1] الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ج ۱۶، ص ۱۲۸۔
[2] روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی۔ ج ۲۵، ص ۱۱۳۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ (متوفی ۱۰۳۴ھ) کا کشف

حضرت مجدد صاحب

رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔

" اسی طرح شعبان المعظم ۱۰۳۳ھ کی پندرہویں شب کو جب آپ حرم سرا میں تشریف لے گئے تو آپ کی اہلیہ صاحبہ کی زبان سے یہ جملہ نکل گیا کہ " اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آج کس کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا ہے۔ اور کس کا باقی رکھا گیا ہے" یہ سن کر حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا کہ تم تو شک وشبہہ میں یہ بات کہہ رہی ہو لیکن اس شخص کی کیا حالت ہوگی جو بچشم خود دیکھتا ہو کہ اس کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا ہے۔" [1]

(اسی میں اپنی جانب اشارہ تھا)

نمبر ۳، شب براءت میں اللہ تعالیٰ عام معمول سے ہٹ کر مغرب کے بعد سے لے کر صبح صادق تک آسمانِ دنیا پر نزولِ اجلال فرماتے ہیں اور اپنی مخلوق پر نظرِ رحمت فرماتے ہوئے لاتعداد انسانوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ البتہ کچھ محروم القسمت لوگ ایسے ہیں جو اس شب میں بھی نظرِ رحمت سے محروم رہتے ہیں۔

شب براءت میں نظرِ رحمت سے محروم رہنے والے لوگ

① اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنیوالا۔

---

[1] زبدۃ المقامات ص ۲۸۵، یہ کتاب فارسی میں ہے ہم نے اس کا ترجمہ مولانا زوار حسین شاہ صاحبؒ کی کتاب حضرت مجدد الف ثانیؒ ص ۲۲۵ سے نقل کیا ہے۔

(۲) کینہ رکھنے والا۔
(۳) کسی انسان کو ناحق قتل کرنے والا۔
(۴) بدکار عورت۔
(۵) قطع رحمی کرنے والا یعنی رشتے ناطے توڑنے والا۔
(۶) تہبند، پاجامہ، ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔
(۷) والدین کا نافرمان۔
(۸) شراب خوری کی عادت رکھنے والا وغیرہ وغیرہ۔

ایسے لوگوں کو چاہیے کہ اپنے ان بُرے افعال سے جس قدر جلد ہو سکے توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کریں کیونکہ زندگی کا کوئی پتہ نہیں کب ختم ہو جائے۔

سہ ہو رہی ہے عمر مثلِ برف کم — رفتہ رفتہ چپکے چپکے دم بدم
خُدا کی یاد جوانی میں غافلو کرلو — ورنہ وقتِ فضیلت تمام ہوتا ہے

نمبر ۴، شب برات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ مَیں اس کی مغفرت کر دوں ؟ ہے کوئی سائل کہ میں اُس کا سوال پُورا کر دوں ؟ ہے کوئی رزق کا طالب کہ مَیں اسے رزق دے دُوں ؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اس کی مصیبت و تکلیف کو دُور کر دوں ؟ ویسے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ندا ہر رات ہوتی ہے جیسا کہ دیگر احادیث[1] سے معلوم ہوتا ہے، لیکن شب برات اور عام راتوں میں یہ فرق ہے کہ عام راتوں میں یہ ندا آخری تہائی رات میں ہوتی ہے اور شب برات میں یہ ندا غروب آفتاب کے بعد ہی سے شروع ہو جاتی ہے، ہمیں چاہیے کہ اس رات کو غنیمت جان کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ اللہ تعالیٰ

---

[1] دیکھیے بخاری شریف ج ۲ ص ۹۳۶

کے حضور میں اپنی جائز حاجات پیش کریں، اس سے رزقِ حلال طلب کریں اپنی مصیبت اور پریشانیوں کے دفعیہ کی دُعا کریں۔

شبِ جمعہ کی فضیلت میں یہ حدیث گزر چکی ہے کہ پانچ راتوں میں دُعا قبول ہوتی ہے اُن میں سے ایک شبِ برات ہے اس لیے اس رات خوب الحاح وزاری کے ساتھ قبولیت کا اعتقاد رکھتے ہوئے دُعا کریں ہماری اس سے بڑی اور کیا سعادت ہوگی کہ خود مولائے کریم فرمائیں کہ مانگو میں دینے کیلئے تیار ہوں۔

نمبر ۵، شبِ برات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی شب بیداری کی، دوسروں کو بھی شب بیداری کا حکم دیا اور نہ صرف حکم دیا بلکہ جاگنے کی فضیلت بھی بتلائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

(۳۹) "مَنْ اَحْيَا اللَّيَالِيَ الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَيْلَةَ التَّرْوِيَةِ وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ وَلَيْلَةَ النَّحْرِ وَلَيْلَةَ الْفِطْرِ وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ" [۱]

جس نے پانچ راتوں کو زندہ رکھا اس کے لیے جنّت واجب ہوگئی (۱) آٹھویں ذی الحجہ کی شب (۲) نویں ذی الحجہ کی شب (۳) عیدالاضحیٰ کی رات (۴) عیدالفطر کی رات (۵) پندرہویں شعبان کی رات۔

اسی لیے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ شبِ برات میں قیام کرنا یعنی رات کو جاگ کر اللہ کی عبادت کرنا مستحب ہے چنانچہ علامہ ابن نجیم مصری حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۰ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

"وَ من المندوبات — اور مستحبات میں سے ہے
احیاء لیالی العشر — رمضان کی آخری دس راتوں

---

[۱] الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۵۲

من رمضان وليلتي	میں، عیدین کی راتوں میں،
العيدين وليالي	ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں
عشر ذی الحجة	میں اور شعبان کی پندرہویں
وليلة النصف	رات میں شب بیداری کرنا
من شعبان كما	جیسا کہ احادیث میں آیا ہے،
وردت به الاحاديث	یہ احادیث "ترغیب و
و ذكرها فی الترغيب	ترہیب" میں تفصیل سے
والترهيب مفصلة"[1]	مذکور ہیں۔

علامہ علاؤ الدین الحصکفی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

"ومن المندوبات	اور مستحبات میں سے ہے۔
ركعتا السفر	سفر میں جاتے وقت اور
والقدوم منه واحياء	واپس آکے دو رکعتیں پڑھنا
ليلة العيدين	اور عیدین کی رات میں،
والنصف من شعبان	شعبان کی پندرھویں شب
والعشر الاخير	میں، رمضان کے آخری عشرہ
من رمضان والاول	میں اور ذی الحجہ کے پہلے
من ذی الحجة"[2]	عشرہ میں شب بیداری کرنا

علامہ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۹ھ) تحریر فرماتے ہیں:

---

[1] البحر الرائق، ج ۲، ص ۵۲۔

[2] الدر المختار مع شرح رد المحتار، ج ۲، ص ۲۴، ۲۵۔

"(و) ندب احياء ليلة النصف من شعبان" الخ[1]

اور مستحب ہے شعبان کی پندرہویں شب میں شب بیداری کرنا۔

مولانا عبد الحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

"لا كلام في استحباب احياء ليلة البراءة بما شاء من العبادات و باداء التطوعات فيها كيف شاء لحديث ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان عن علي مرفوعًا...... وفي الباب احاديث اخرجها البيهقي وغيره على ما بسطها ابن حجر المكي في الايضاح والبيان

شب برارت میں بیدار رہ کر مختلف قسم کی نفلی عبادات کے اندر مشغول رہنے کے مستحب ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے دلیل اس کی ابن ماجہ اور بیہقی کی شعب الایمان میں حضرت علی رضؓ سے مرفوعاً مروی حدیث ہے اور اس سلسلہ میں دوسری احادیث بھی ہیں جن کو بیہقی وغیرہ نے روایت کیا ہے جیسا کہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے "الایضاح والبیان" میں تفصیل سے بیان کیا ہے" یہ تمام احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی کریم

---

[1] نور الایضاح مع شرح وحاشیہ طحطاوی، ص ۳۲۵، طبع مصر

دالة على ان النبی صلی الله علیه وسلم اکثر فی تلك اللیلة من العبادة والدعاء وزار القبور ودعا للاموات فیعلم بمجموع الاحادیث القولیة والفعلیة استحباب اکثار العبادة فیها فالرجل مخیر بین الصلوٰة وغیرها من العبادات فان اختار الصلوٰة فکمیة اعداد الرکعات وکیفیتها مفوضة الیه مالم یأت بما منعه الشارع صراحةً او اشارةً"[1]

صلی اللہ علیہ وسلم اس رات کو زیادہ سے زیادہ عبادات اور دُعائیں فرماتے تھے اور آپ نے زیارتِ قبور بھی کی تھی اور مُردوں کے لیے دُعا بھی کی تھی اور ان تمام قولی و فعلی احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس شب زیادہ سے زیادہ عبادت کرنا مستحب ہے، ہر بندے کو اختیار ہے چاہے نماز پڑھے یا کوئی اور عبادت کرے، اگر وہ نماز پڑھنے کو اختیار کرے تو رکعتوں کی تعداد اور کیفیت میں بھی اس کو اختیار ہے درصورتیکہ کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے شارع علیہ السّلام نے صراحتاً یا اشارتاً منع کیا ہو۔

---

[1] الآثار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة، ص، ۷۳، ۷۴۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔
"اس شب میں بیدار رہ کر عبادت کرنا خواہ خلوت میں یا جلوت میں افضل ہے، لیکن اجتماع کا اہتمام نہ کیا جاوے"۔ [۱]

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ رقمطراز ہیں۔
"ان احادیث سے جس طرح اس مبارک رات کے بیش بہا فضائل و برکات معلوم ہوئے اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لیے اس رات میں اعمال ذیل مسنون ہیں۔

(۱) رات کو جاگ کر نماز پڑھنا اور ذکر و تلاوت میں مشغول رہنا۔
(۲) اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور عاقبت اور اپنے مقاصد دارین کی دعا مانگنا"۔ [۲]

اکابر اہل سنت کا ہمیشہ سے اس رات میں شب بیداری کا معمول رہا ہے، علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۵ھ) تلمیذ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔

"وليلة النصف من شعبان كان التابعون من اهل الشام كخالد بن	اہل شام میں سے جلیل القدر تابعین مثلاً حضرت خالد بن معدان رح، حضرت مکحول رح، حضرت لقمان بن عامر [۳] وغیرہ شعبان کی

---

[۱] زوال السنۃ عن اعمال السنۃ، ص ۱۷۔

[۲] فضائل و احکام شب برات، ص ۸۔

[۳] حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ اپنے وقت کے بہت بڑے محدث اور فقیہ تھے، ستر صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف تھے، شہرت سے گھبراتے تھے، علم کی دولت کے ساتھ عمل کی دولت سے مالامال تھے دن بھر میں ستر ہزار تسبیح پڑھتے تھے، یزید بن عبدالملک کے دور حکومت میں ۱۰۳ھ میں وفات پائی۔
(باقی اگلے صفحہ پر)

لقمان بن عامر	پندرہویں شب کی بڑی تعظیم
وغیرھو یعظمونھا	کرتے تھے اور اس شب
و یجتھدون	میں خُوب مبالغہ کے ساتھ
فیھا فی العبادۃ	عبادت کرتے تھے انہی
و عنھو اخذ	حضرات سے لوگوں نے
الناس فضلھا	شب برارت کی فضیلت
و تعظیمھا" ؎	و بزرگی کو اخذ کیا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ اخلاص کے ساتھ اس رات میں شب بیداری کریں اور خدا کو راضی کرنے کی کوشش کریں، جو لوگ اس رات کے قیام کو بدعت سمجھتے ہیں ان کے معاملہ کو خُدا کے حوالے کر کے ان سے بچیں اور ہر گز ان کے پروپیگنڈہ کا شکار نہ ہوں، سوچنے کی بات ہے جو عمل خود حضور علیہ السّلام سے ثابت ہو، اسلاف اس پر

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) حضرت مکحول شامی رحمہ اللہ اپنے وقت کے بہت بڑے حافظ الحدیث، فقیہ اور مجتہد تھے، بڑے بڑے علماء آپ کی جلالتِ علمی کے معترف تھے، آپ نے حضرت انس بن مالک، حضرت ابو ہند داری، حضرت واثلہ بن اسقع، حضرت ابو امامہ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم، حضرت ابو جندل بن سہیل رضی اللہ عنہم سے براہِ راست احادیث کی سماعت کی ہے۔ آپ کے تلامذہ میں بڑے بڑے جلیل القدر علماء شامل ہیں۔ ۱۱۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی ہے۔

حضرت لقمان بن عامر رحمہ اللہ، آپ حمص (شام) کے رہنے والے تھے، حضرت ابو درداء، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے آپ نے حدیث کی سماعت کی ہے ابن حبان نے آپ کو ثقات میں لکھا ہے۔

؎ لطائف المعارف، ص۱۴۴

کاربند رہے ہوں۔ فقہائے کرام جسے مستحب قرار دے رہے ہوں وہ عمل بدعت ہو سکتا ہے؟ اگر ایسا عمل بھی بدعت ہے تو پھر سنّت و مستحب کونسا عمل ہو گا؟

ع بریں عقل و دانش بباید گریست

شب برات میں شب بیداری کیسے کی جائے؟

حضرت حسن بن عمار بن علی الشرنبلانی حنفی (متوفیٰ ۱۰۶۹ھ) رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"ومعنی القیام ان یکون مشتغلا معظم اللیل و قیل بساعة منه یقرأ او یسمع القرآن او الحدیث او یسبح او یصلی علی النبی صلّی اللہ علیه وسلّم" ؎	شب بیداری کا مطلب یہ ہے کہ اس رات کے اکثر حصّہ میں اور ایک قول کے مطابق کچھ حصّہ میں قرآن و حدیث کے پڑھنے یا سننے میں مشغول رہے یا تسبیح پڑھتا رہے، یا نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر درود بھیجتا رہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس رات میں شب بیداری کے لیے کوئی خاص طریقہ اور کوئی خاص عبادت مقرر نہیں ہے، طبعی نشاط کے ساتھ جس طرح بھی خدا کو یاد کر سکیں کریں چاہے قرآن و حدیث کی تلاوت و سماعت میں مشغول رہیں چاہے تسبیح پڑھتے رہیں چاہے دُرود شریف پڑھتے رہیں چاہے نوافل پڑھتے رہیں۔ بہت سے بزرگوں کا معمول صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا ہے اگر ہو سکے تو صلوٰۃ التسبیح

؎ مراقی الفلاح مع ___ حاشیہ طحطاوی، ص ۲۲۶۔

پڑھ لیں اس کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔

بعض کتابوں میں بزرگوں سے منقول خاص نوافل و اعمال کی حقیقت!

یہاں یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ بعض کتابوں میں کچھ بزرگوں سے فضیلت کی راتوں میں جو خاص خاص قسم کے نوافل اور عملیات منقول ہیں ان کی کیا حقیقت ہے؟ کیونکہ بعض لوگ ان پر بڑے بھونڈے انداز میں اعتراض کرتے ہیں اور بعض لوگ ان کے معمولات کو اپنا کر عمل شروع کر دیتے ہیں، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے بزرگوں سے منقول نوافل وغیرہ کی حقیقت ظاہر فرمائی ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ارشاد کو پیش کر دیا جائے۔

آپؒ فرماتے ہیں:۔

"ایک بات یہ بھی سمجھنے کی ہے کہ یہ جو بعضی اوراد کی کتابوں میں پندرہویں شب ـــــ میں خاص نوافل پڑھنے کو لکھ دیا ہے یہ کوئی قید نہیں جو چیز شرعاً بے قید ہے اس کو بے قید ہی رکھو۔ حدیث میں نوافل کی کوئی قید نہیں آئی بلکہ جو عبادت آسان ہو وہ کر لو۔ اس میں نوافل بھی آ گئے اور وہ بھی کسی ہیئت کے ساتھ نہیں۔

باقی بزرگوں کے کلام میں جو خاص ہیئت کے نوافل کا ذکر آیا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ کسی بزرگ نے کسی مرید کے لیے اس کی خاص حالت کے اقتضاء سے اس کو تجویز کیا ہوگا اور اس کے حق میں یہی مصلحت ہوگا۔ اب اس کو عام کر لینا یہ بدعت ہے۔ باقی بزرگوں کو برا نہ کہے۔" [1]

---

[1] حقیقت عبادت ص ۴۵۵

کیا شبِ براءت میں شب بیداری کے لیے ساری رات جاگنا ضروری ہے اگر نہیں تو کس حصّہ میں جاگنا زیادہ افضل ہے؟

اس سلسلہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

" اب بات قابلِ غور یہ ہے کہ کون سے حصۂ شب میں جاگنا زیادہ افضل ہے اس کا فیصلہ قرآن سے بھی ہوتا ہے اور حدیث سے بھی کیونکہ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ اخیر شب میں جاگنا اشد ہے، چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں۔

إِنَّ نَاشِئَةَ	بے شک رات کے جاگنے
اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ	میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا
وَطْئًا	ہے اور بات خوب ٹھیک نکلتی ہے

اور ناشئۃ اللیل سونے کے بعد متحقق ہوتا ہے (کذا فی الجلالین القیام بعد النوم) جب وہ اشد ہوا کیونکہ اس کے اختیار کرنے سے نفس پر مشقت کا اثر زیادہ ہوتا ہے تو وہی افضل ہوگا۔ آخر سورت سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشد ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں:

عَلِمَ أَنْ لَّنْ	اس کو معلوم ہے کہ تم ضبط
تُحْصُوهُ	نہیں کر سکتے۔

اور عدم احصار آخرِ شب میں ہو سکتا ہے۔ یہ تو قرآن سے معلوم ہوا حدیث سے بھی اس کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ آخرِ شب کی فضیلت میں بکثرت احادیث وارد ہیں اور قواعدِ عقلیہ بھی اس پر شاہد ہیں کیونکہ وہ وقت سونے کا ہے

اور سونا ترک کرنا مشکل ہے ۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص رات کو اُٹھ کر التجا کرتا ہے تو میں اس سے بہت خوش ہوتا ہوں ۔ اس لیے کہ میری وجہ سے اپنی بیوی اور گرم بستر کو چھوڑ دیا ۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اخیر حصّہ رات کا افضل ہے ۔ لیکن اگر کسی کو اس حصّہ میں جاگنا دشوار ہو وہ اوّل ہی حصّہ میں کچھ کرے کیونکہ اور راتوں میں تو خدا تعالیٰ کا نزول اخیر شب میں ہوتا ہے اور اس رات میں اوّل ہی شب سے نزول ہو جاتا ہے اس لیے جن لوگوں کا اخیر شب میں عبادت کرنا دشوار ہو وہ اول ہی شب میں عبادت کر کے فضیلت حاصل کر لیں“ [۱]

شب بیداری کے لیے مساجد میں اکٹھا ہونا؟

اس رات میں شب بیداری کرنا چونکہ صرف ایک مستحب عمل ہے اس لیے بہتر یہ ہے کہ یہ عمل تنہا کیا جائے اس کیلئے مسجدوں میں ہرگز اجتماع نہ کیا جائے ۔ فقہاء کرام نے فضیلت کی راتوں میں شب بیداری کے لیے مسجدوں میں اجتماع کو مکروہ لکھا ہے، چنانچہ علاّمہ ابن نجیم مصری حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ۔

”و یکرہ الاجتماع علی احیاء لیلۃ من ھذہ اللیالی فی المساجد“ ۔ [۲]	فضیلت کی راتوں میں شب بیداری کے لیے مساجد میں اجتماع مکروہ ہے ۔

علاّمہ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی الحنفی ؒ تحریر فرماتے ہیں ۔

”او یکرہ الاجتماع	فضیلت کی راتوں میں (جن

---

[۱] حقیقت عبادت ص ۲۶۶ ۔

[۲] البحر الرائق ج ۲، ص ۵۲ ۔

علی احیاء لیلة	کا پیچھے ذکر گزر چکا ہے) شب
من هذه اللیالی)	بیداری کے لیے اجتماع کرنا
المتقدم ذکرها فی	چاہے مسجدوں میں ہو یا
المساجد) وغیرها	کہیں اور بہرصورت مکروہ ہے
لانه لم یفعله	کیونکہ اس طرح نہ تو نبی
النبی صلی الله	علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا
علیه وسلم ولا	اور نہ آپ کے صحابہ نے،
اصحابه فانکره	اہلِ حجاز کے اکثر علماء جن میں
اکثر العلماء من	عطاء بن ابی رباحؒ اور ابن
اهل الحجاز منهم	ابی ملیکہؒ بھی شامل ہیں، نیز
عطاء وابن ابی ملیکة و	فقہاء اہلِ مدینہ اور امام مالکؒ
فقهاء اهل المدینة واصحاب	کے اصحاب نے اس کا انکار
مالك وغیرهم وقالوا	کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ
ذالك كله بدعة»، ؎۱	بدعت ہے۔

علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ نے مساجد میں اجتماعی شب بیداری کے معاملہ میں اہلِ شام کے دو قول لکھے ہیں ایک استحباب کا اور دوسرا کراہت کا دوسرے قول کو آپ نے ترجیح دی ہے، چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

«والثانی انه	دوسرا یہ کہ شب برات میں
یکره الاجتماع	مساجد کے اندر کسی خاص

؎۱ نور الایضاح مع شرح و حاشیہ طحطاوی، ص ۳۲۶ -

فیھا فی المساجد للصلوٰة والقصص والدعاء ولا یکرہ ان یصلی الرجل فیھا لخاصة نفسہ وھٰذا قول الاوزاعی امام اھل الشام وفقیھھم وعالمھم وھٰذا ھو الاقرب ان شاء اللہ تعالیٰ[1]	نماز، وعظ اور دعا کے لیے اکٹھے ہونا مکروہ ہے، البتہ اگر کوئی اکیلا اپنی نماز اس رات مسجد میں پڑھے تو یہ مکروہ نہیں ہے یہی قول ہے امام اوزاعیؒ کا جو اہلِ شام کے امام فقیہ اور عالم ہیں، اور یہی قول درستگی کے زیادہ قریب ہے انشاء اللہ۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کا یہ قول پیچھے گزر چکا ہے کہ —
"اس شب میں بیدار رہ کر عبادت کرنا خواہ خلوت میں یا جلوت میں افضل ہے لیکن اجتماع کا اہتمام نہ کیا جائے۔"

دوسری بات یہ بھی ہے کہ آج کل کے ایسے اجتماع منکرات سے خالی نہیں ہوتے لوگ مسجد میں شور و شغب اور لہو و لعب میں لگ کر آدابِ مسجد کو پامال کرتے ہیں اور نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق بنتے ہیں اس لیے ان سے بچنا ہی بہتر ہے۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ بہت سے پڑھے لکھے لوگ جو اپنے آپ کو اہلِ حق میں سے سمجھتے ہیں وہ بھی عوامی رَو میں بہہ کر ان راتوں میں اہلِ بدعت کی طرح بڑے اہتمام کے

---

[1] لطائف المعارف، ص ۱۴۳

ساتھ مساجد میں اجتماع کرتے ہیں، فالی اللہ المشتکیٰ۔

حضرت امیر حسن علاء سجزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۳۸ھ)

شب برارت میں مسجد کے اندر شب بیداری سے متعلق حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کا ارشاد

تحریر فرماتے ہیں۔

"چہار شنبہ بست و پنجم ماہِ مذکور سعادت پائے بوسی حاصل شد، سخن در قرآن خواندن و قیامِ شب افتادہ بود، و طائفہ کہ در مسجد قیام کنند، بندہ عرضداشت کرد کہ اگر در خانۂ خود قیام کنند چگونہ باشد؟ فرمود کہ در خانۂ خود یک سیپارہ بخواند بہتر کہ در مسجد ختم کنند" [۱]

۲۵ رشعبان المعظم بروز بدھ قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی، شبِ برارت میں قیام اور قرآن خوانی کے متعلق بات چل رہی تھی اور ان لوگوں کا بھی تذکرہ تھا جو اس شب میں مسجد میں قیام کرتے ہیں، بندہ نے عرض کیا کہ اگر لوگ گھروں میں قیام کریں تو کیسا ہے؟ فرمایا کوئی اپنے گھر میں صرف ایک سپارہ پڑھے یہ اس کے لیے مسجد میں پورا قرآن ختم کرنے سے بہتر ہے۔

---

[۱] فوائد الفواد (فارسی ص ۲۴۰) طبع نولکشور ۱۳۲۶ھ

نمبر۶، شب برأت میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام قبرستان تشریف لے گئے اور مُردوں کے لیے دُعاءِ مغفرت فرمائی، اس لیے اس رات میں قبرستان جانا اور اموات کے لیے دعاءِ مغفرت کرنا مستحب ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

"وافضل ایام الزیارة اربعة یوم الاثنین والخمیس والجمعة والسبت ..... وکذا فی اللیالی المتبرکة لا سیما لیلة البراءة" [1]	زیارتِ قبور کے افضل دن چار ہیں، پیر، جمعرات، جمعہ، ہفتہ، اسی طرح متبرک راتوں میں بھی زیارتِ قبور افضل ہے بالخصوص شبِ برأت میں

حضرت تھانوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

"پندرہویں شب شعبان میں مُردوں کے لیے گورستان میں جاکر دعاء واستغفار کرنا مستحب ہے اور حدیث سے ثابت ہے۔" [2]

لیکن یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے قبرستان تشریف لے گئے تھے، اس لیے اکیلے جائیں، جتھے اور جماعت بناکر نہ جائیں اور شریعت کے مطابق فاتحہ پڑھ کر واپس آجائیں اور صرف مرد جائیں عورتیں نہ جائیں، عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں ہے اور مرد بھی اس شب قبرستان جانے کو فرض وواجب کی طرح ضروری نہ سمجھیں۔

---

[1] الفتاوی الہندیة ج ۵، ص ۳۵

[2] زوال السنة عن اعمال السنة، ص ۱۷

نمبر۷، پندرھویں شعبان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے اس لیے اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"پندرھویں تاریخ شعبان کو روزہ رکھنا مستحب ہے"۔ [۱]

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ شب برات کے اعمال مسنونہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"(۳) اس کی صبح کو یعنی پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھنا"۔ [۲]

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ماہ شعبان میں کسی تاریخ اور دن کا روزہ فرض اور واجب نہیں ہے اور نیز شعبان کے روزہ کی کوئی خاص فضیلت حدیث شریف سے ثابت نہیں ہے، البتہ یہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب کو بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہو اور پندرھویں تاریخ کا روزہ رکھو، پس پندرھویں تاریخ شعبان کا روزہ مستحب ہے، اگر کوئی رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کچھ حرج نہیں ہے" فقط۔ [۳]

نواب قطب الدین صاحب، تلمیذ رشید شاہ اسحٰق صاحب رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔

---

[۱] زوال السنۃ عن اعمال السنۃ، ص ۱۷۔

[۲] فضائل واحکام شب برات، ص ۸۔

[۳] فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج ۶، ص ۵۰۰۔

"ایک بات اور، پورے سال میں مسنون روزوں کی تعداد اکیاون ہے تینتیس روزے تو یہی ہیں یعنی بحساب تین روزہ فی مہینہ، نو روزے ذی الحجہ کے مہینہ میں پہلی تاریخ سے نویں تاریخ تک، ایک دن یوم عاشورار کا، ایک دن عاشورار سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا ایک، ایک روزہ شعبان کی پندرہویں تاریخ کا اور چھ روزے شوال کے"۔ ؎

بہتر یہ ہے کہ شعبان کی ۱۳-۱۴، اور ۱۵ تینوں دن کے روزے رکھ لیے جائیں انہیں اَیَّامِ بِیض کہتے ہیں اور ان میں روزہ رکھنا سنت ہے۔

شب برات میں کی جانیوالی بدعات

شب برارت میں یوں تو بہت سی بدعات و رسومات کی جاتی ہیں ہم یہاں صرف ان بدعات و رسومات کا ذکر کریں گے جو نہایت پابندی اور اہتمام کے ساتھ کی جاتی ہیں۔

آتش بازی

شب معراج کی طرح شب برارت کے موقعہ پر بھی مسلمان لاکھوں روپے آتش بازی کی نذر کردیتے ہیں۔ آتش بازی کی رسم میں ایک تو بے جا مال ضائع کیا جاتا ہے جو اسراف کی مد میں آتا ہے، شریعت نے اسراف کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے لہٰذا جو لوگ آتش بازی کرتے ہیں وہ اپنا مال بھی ضائع کرتے ہیں اور گناہ بھی سر مول لیتے ہیں۔ دوسرے آتش بازی اپنی جا اپنے بچوں اور پاس پڑوس کے لوگوں کی جان کے لیے خطرہ کا بھی سبب ہے، سال اخبارات میں آتش بازی سے ہونے والے جانی و مالی نقصان کی خبریں

؎ مظاہر حق جدید ج ۲، ص ۳۶۴۔

رہتی ہیں۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اتنی مقدس رات میں لوگ کس بیکار مشغلہ میں اپنی جان و مال کو برباد کرتے ہیں، ہم سب کو چاہیے کہ خود بھی اس رسم بد سے بچیں اور اپنے بچوں کو بھی اس سے منع کریں، انہیں بتلائیں کہ اس سے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوتے ہیں۔

چراغاں شب برات کے موقعہ پر لوگوں نے یہ دستور بنا لیا ہے کہ مسجدوں اور مکانات میں بہت زیادہ روشنی کا اہتمام کرتے ہیں، مسجدوں میں برقی لائیٹیں لگاتے ہیں اور مکانوں کی چھتوں پر موم بتیاں جلاتے ہیں لوگوں کو سمجھنا چاہیے کہ یہ کفار کے ساتھ مشابہت اور ہندوؤں کی دیوالی کی نقل ہے جو سخت ناجائز اور حرام ہے اس رسم کی ابتدا برامکہ سے ہوئی ہے جو آتش پرست تھے، چنانچہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اس رسم کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"قال علی بن ابراهیم واول حدوث الوقید من البرامکة وکانوا عبدة النار فلما اسلموا ادخلوا فی الاسلام" [۱]	علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ چراغاں اور روشنی کرنے کی ابتداء برامکہ سے ہوئی ہے یہ لوگ اصل میں آتش پرست تھے، جب یہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے یہ رسم اسلام میں داخل کر دی۔

ہمیں چاہیے کہ اس فضول اور بیکار رسم سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو

---

[۱] ماثبت بالسنة مترجم، ص ۳۶۳

بھی اس سے بچا ئیں۔

حلوے مانڈے کی رسم

مسلمانوں نے اس رسم کو بھی ایسا لازم کرلیا ہے کہ اس کے بغیر سمجھتے ہیں کہ شب برات ہی نہیں ہوتی ، اس رات میں بجائے اس کے کہ ہماری عورتیں عبادات میں مشغول ہوں حلوے مانڈے کے چکر میں پڑی رہتی ہیں ، اچھے اچھے کھانے پکاتی ہیں حلوہ و پنجیری بناتی ہیں اور باقاعدہ طور پر سینیوں میں سجا کر سسرال بھیجتی ہیں ، اگر کوئی اس رسم سے بچے تو اُسے بُرا سمجھتی ہیں ، حالانکہ اس شب میں ایسا کوئی کام شریعت سے ثابت نہیں لہٰذا ہمارے مرد وزن سب کو چاہیے کہ ان فضولیات ولغویات کو چھوڑ کر اس شب میں جو کرنے کے کام ہیں ان میں مشغول ہوں ، اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔